

4816 - اسلام قبول کرنا چاہتی ہے اور اسے کچھ گھریلو اور ملازمت اور تعلقات کی مشکلات

درپیش ہیں

سوال

میں اسلام کا مطالعہ کر رہی ہوں اور چند ایک سوال کے جوابات درکار ہیں:

1 - میرے کچھ مسلمان مرد دوست ہیں اور ہماری یہ دوستی بہت مضبوط ہے وہ میرے ساتھ اپنے ایک فرد کی حیثیت سے معاملات کرتے ہیں ، تو کیا اگر میں مسلمان ہو جاؤں تو ان کے میرے ساتھ تعلقات میں فرق پڑے گا ؟
مثلاً جب میں ان کے گھروں میں جاؤں تو ان کی بیویاں اندر کچن میں کھانے وغیرہ میں یا پھر بچوں کے ساتھ مشغول ہوں یا پھر ٹیلی ویژن دیکھتی رہیں اور میں مردوں کے ساتھ بیٹھ کر بات چیت کروں اس لیے کہ میں اپنے دوستوں سے ان لحظات کا ختم نہیں کرنا چاہتی ۔

2 - میں نماز جمعہ میں کیا کروں مجھ پر اس سلسلہ میں کیا واجب ہے ؟

میں ایسی جگہ پر ملازمت کرتی ہوں جہاں پر معاملات بہت زیادہ سخت ہیں ، اور پہروہاں پر میرے ساتھ سب ملازمت کرنے والے مسلمانوں کے بھی سخت مخالف ہیں اور مجھے ڈر ہے کہ اگر میں اسلام قبول کر لوں تو ان میں میرے لیے تبدیلی پیدا ہو جائے گی ۔

میں نے ایک جگہ پڑھا ہے کہ نماز میں کوئی اور کسی نیابت اختیار کر سکتا ہے تو کیا ایسا کرنا صحیح ہے ؟

3 - میرا خاندان سخت قسم کا عیسائی ہے اور میں نے بھی عیسائیت پر ہی تربیت پائی ہے اور میرا خاوند بھی ایک عیسائی ہی ہے لیکن مجھے وہ نہ تو اسلام کے مطالعہ سے منع کرتا ہے اور نہ ہی اس پر عمل کرنے سے ، تو اگر میں اسلام قبول کرتی ہوں تو پھر میں اپنے خاندان والوں سے کس طرح کہ معاملات کروں تا کہ وہ مجھے میرے حال پر ہی رہنے دیں ؟

4 - میرے لیے طبعی طور پر ایسا قدم اٹھانا ایک بہت بڑی چوٹی سر کرنے کے مترادف ہے ، اور ابھی تک مجھے شک ہے کہ آیا میں کوئی صحیح کام کر رہی ہوں یا کہ نہیں (یعنی میرا اسلام قبول کرنا) تو یہ کس طرح ہو سکتا ہے کہ مجھے سو فیصدی یقین ہو جائے کہ یہ کام صحیح ہے ؟

میں اندر سے تو یہی محسوس کرتی ہوں کہ یہ کام صحیح ہے ، لیکن عقل میں کئی قسم کے خدشات ہیں جس طرح کہ آپ نے میرے سوالات سے بھی اندازہ لگایا ہوگا ۔

میرا اللہ تعالیٰ کی وحدانیت پر یقین ہے اور ہمیشہ ہی میری یہ حالت رہتی ہے ، میں نے شیخ احمد دیدات کی کتاب اختیار کا مطالعہ بھی کیا ہے اور اب مجھے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت کا بھی یقین ہے ، اور اسی طرح میں ہمیشہ موت کے بعد دوبارہ زندہ کیے جانے کی بھی قائل رہی ہوں لیکن میں ابھی تک اپنے اندر تردد کیوں محسوس کرتی ہوں ؟

تو کیا میں اب تیار ہوں کہ آخری اور سب سے بڑا قدم اٹھاؤں ؟
میں اس موضوع کے بارہ میں بہت زیادہ دعا کرتی ہوں اور میری خواہش ہے کہ مجھے جواب بھی جلدی دیا جائے ۔

پسندیدہ جواب

الحمد لله.

کیا آپ کا یہ اقدام صحیح ہے ؟ اور کیا آپ اس بہت بڑے اقدام پر تیار ہیں ؟

یہ دو سوال بہت ہی اہم ہیں جن پر آپ کی وہ ساری کلام مشتمل ہے آپ نے سوال کی شکل میں ہمارے سامنے پیش کی ہے ایک طرف تو ہم آپ کے مشکور ہیں کہ آپ نے اس مسئلہ میں ہم سے مشورہ طلب کیا ہے اور اس کے ساتھ ہی ہم یہ بھی کہیں گے اور ہمارا اعتقاد بھی یہی ہے کہ آپ جو قدم اٹھانا چاہتی ہیں وہ بالکل صحیح ہے جس کے صحیح ہونے کوئی شک و شبہ کی گنجائش کا شائبہ تک بھی نہیں اور نہ ہی اس میں کسی قسم کا توقف ہی پایا جاتا ہے ۔

اس لیے کہ یہ وہ دین الہی ہے جس کے علاوہ اللہ تعالیٰ کوئی اور دین اپنے بندوں سے قبول ہی نہیں فرمائے گا جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے اپنے اس فرمان میں ذکر کیا ہے :

اور جو بھی اسلام کے علاوہ کوئی اور دین تلاش کرنے کی کوشش کرے گا اس کا وہ دین قبول نہیں کیا جائے گا اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہوگا ۔

اور ہوسکتا ہے کہ آپ نے موازنہ بھی کیا ہو اور اس کا مطالعہ کرنے کے بعد اس کا اطمینان کیا ہوگا کہ یہی وہ دین حق ہے جس کی اتباع ضروری اور واجب ہے ، اور کسی شخص کے لیے صرف اتنا ہی کافی نہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر ایمان اور مرنے کے بعد دوبارہ اٹھنے پر بھی ایمان رکھے لیکن جب تک وہ کلمہ نہیں پڑھتا اور دینی شعار پر عمل نہیں کرتا تو اس کی نجات نہیں ہوسکتی ۔

ہمیں جو ظاہر ہوتا ہے کہ یہ جو تردد اور شک ہے وہ اس کا نتیجہ نہیں کہ حق کا پتہ نہیں چلا اور اس پر اطمینان نہیں ہوا بلکہ یہ تردد کچھ خدشات کا نتیجہ ہیں جو کہ معاشرتی ، اور دوست و احباب اور خاوند اور ملازمت وغیرہ کے خدشات ہیں ۔

جواب کا کچھ حصہ ہم نے سوال نمبر (4775) میں ذکر کیا ہے آپ اس کا مطالعہ کریں ، اور آپ کا مسلمانوں سے تعارف و معرفت کے سلسلہ میں یہ ہے کہ آپ قبول اسلام کے بعد مسلمان عورتوں کے ساتھ اٹھیں بیٹھیں نہ کہ مردوں

کے ساتھ کیونکہ اسلام تعلیمات بھی یہی ہے کہ عورت غیر مردوں سے تعلقات نہیں رکھ سکتی ۔

ابتداء میں تو آپ کو یہ معاملہ کچھ مشکل سا نظر آئے گا اور آپ کو پریشانی اٹھانی پڑے گی لیکن مستقبل میں آپ کے لیے اس میں آسانی پیدا ہوگی ، اگر وہ عورتیں مشغول ہوں تو آپ ان کے علاوہ کچھ اور مسلمان عورتوں سے تعلقات بنائیں جو کہ پکی اور سچی مسلمان ہوں اور آپ کو حق کی وعظ و نصیحت کریں ۔

اور اگر آپ اپنے رب سے سچائی اور صدق دل اور اخلاص کا مظاہرہ کریں گی تو اللہ تعالیٰ آپ کے گھریلو خاندانی اور خاوند کے بارہ میں سب مشکلات آسان ہو جائیں گی اور آپ اسے آسانی سے حل کر لیں گی ۔

رہا مسئلہ جمعہ کی نماز کا تو اس کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ عورتوں پر نماز جمعہ واجب اور فرض نہیں اس لیے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے : (چار قسم کے اشخاص کے علاوہ ہر مسلمان پر جماعت میں جمعہ واجب ہے ان چاروں میں ایک تو غلام شخص یا پھر عورت یا بچہ اور مریض ہیں) سنن ابوداؤد حدیث نمبر (901) ۔

عورت پر یہ فرض ہے کہ وہ جمعہ کے دن ظہر کے وقت میں چار رکعت ادا کرے اور اس کے لیے بھی کوئی شرط نہیں کہ وہ مسجد میں جائے بلکہ وہ جہاں ہے اسی گھر میں نماز ادا کر سکتی ہے ۔

اور آپ نے نماز کے بارہ میں جو یہ سنا یا پڑھا ہے کہ اس میں نیابت بھی ہو سکتی ہے اور کسی کی طرف کوئی اور شخص نماز ادا کر سکتا ہے ، اس کے متعلق ہم یہ کہیں گے کہ اسلام میں بالکل اس کی گنجائش نہیں اور مطلقاً یہ صحیح نہیں ہے کہ کوئی بھی دوسرے کی طرف سے نماز ادا کرے ۔

اس لیے کہ نماز فرض عین ہے جو کہ ہر مسلمان شخص پر فرض ہے جس میں وکالت قبول نہیں کی جاتی اور نہ ہی کسی کے لیے کہ جائز ہے کہ وہ کسی اور کے لیے نماز ادا کرے ، بہر حال جو بھی ہو آپ اس کی نماز جمعہ تو محتاج نہیں اس لیے کہ اوپر ہم نے آپ کے لیے بیان کر دیا ہے ۔

تو اس طرح آپ کے معاملہ کی خلاصہ یہ ہے کہ :

آپ اللہ تعالیٰ پر توکل کی محتاج ہیں اور اسی پر توکل کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کوشش جاری رکھیں اور اس کا سب سے اچھا ذریعہ قبول اسلام ہے آپ اسلام میں داخل ہوں اگرچہ لوگ آپ سے ناراض ہوتے رہیں جب آپ اللہ تعالیٰ کے رب اور الہ معبود ہونے اور اس کے دین کی اتباع اور پیروی پر راضی ہوں گی تو اللہ تعالیٰ آپ کو خائب خاسر نہیں چھوڑے گا بلکہ آپ کو عزت و کامیابی سے نوازے گا ۔

ہمارے ظن اور خیال میں یہ چیز غالب ہے کہ آپ اس بہت بڑے قدم کو اٹھانے (قبول اسلام) کے لیے ان شاء اللہ تیار ہیں ، اور آپ اس جواب کا خلاصہ اپنے ذہن میں رکھیں وہ اخلاص کے ساتھ قبول اسلام کا اقدام اور پھر اللہ تعالیٰ



پرتوکل ہے ۔

ہم اللہ تعالیٰ سے آپ کے لیے دعاگو ہیں کہ وہ آپ کو اس کی توفیق عطا فرمائے ، آمین یا رب العالمین ۔

واللہ اعلم ۔